

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय  
इलाहाबाद

वर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या..... ४९३

Date of Receipt 24-11-57





الشعراء تلامیذ الرحمن

بحسن توفیقہ تعالیٰ ان ایام فرست الیام نصارت انعام من کلام بیانغت نظام غنیمہ  
عرفان غنیمہ اسر نہان مخزن شغال بعد حال نعمت و طریقت میں وحید و سرور عینی

دیوان خواجہ میر درد

من تصنیف شریف آریا خلیل اصفیاء جنید و شریلی عصر شاهنشاه قلم فقر و قناعت  
بر عہد شجاریہ در محبت محطای گنج زر و عنایت قدیر تحقیقت کا حضرت خواجہ میر درد رحمہ اللہ

مطبع قشتی کشتو کا پورین ہستما گاہ بایال الحنبیہ چھپا



التماثل اس کتاب میں جو کتب کی کتب کا تذکرہ ہے اور ان کے پیر و پور کی  
بہت سے کتابیں لکھی گئی ہیں جن کے مابین سے شائقانِ اصلی حالات کتب کے  
مسلکوں کے تحت ہی لکھی گئی ہیں اس کتاب کی شکل و طرح کے تین حصے سادہ ہیں کتب کی  
دورانِ اردو کتب کی حالت و زمانہ و رنگ و روغن کے تین حصے ہیں اس کتاب کی اس میں  
کی اردو کتب کے پیر و پور کا تذکرہ ہے اور ان کے پیر و پور کی کتب کا تذکرہ ہے۔

کلیاتِ ناسخ - طبع و نسخ و نسخ و نسخ  
تاریخ و نسخ و نسخ و نسخ

کلیاتِ تسلیم - حکایت نامہ تاریخی نظم و نثر  
تہذیب و تمدن و تمدن و تمدن

کلیاتِ میر تقی - استاد مستند مسلم  
کلام -

کلیاتِ نظم - کلام و کلام و کلام  
چار جلدیں - جلد اول و دوم و تیسری  
جلد چہارم و چہارم و چہارم

کلیاتِ مومن خان - عبد الباقی  
بہارستان سخن - اسیر تیرا

کلام - نظم و نثر و نثر و نثر  
تاریخ و تمدن و تمدن و تمدن  
مندی و تمدن و تمدن و تمدن  
استاد و تمدن و تمدن و تمدن

کلیاتِ درویش و درویش

کلیاتِ اشعار و اشعار و اشعار  
نامی و اشعار و اشعار و اشعار

کلیاتِ ناسخ - طبع و نسخ و نسخ و نسخ  
تاریخ و نسخ و نسخ و نسخ

کلیاتِ نظم - کلام و کلام و کلام  
چار جلدیں - جلد اول و دوم و تیسری  
جلد چہارم و چہارم و چہارم

کلیاتِ مومن خان - عبد الباقی  
بہارستان سخن - اسیر تیرا

کلیاتِ نظم - کلام و کلام و کلام  
چار جلدیں - جلد اول و دوم و تیسری  
جلد چہارم و چہارم و چہارم

کلیاتِ تراش - تراش و تراش و تراش  
تراش و تراش و تراش و تراش  
تراش و تراش و تراش و تراش  
تراش و تراش و تراش و تراش

عروج صناع مکین و مکان فضل خلق مین



طبع نبشی نوکش و نمون تبار نشی حکون و ال احسن طبع

[illegible]



الحبيب الأوليٰ بن ابي طالب

الحبيب الأوليٰ بن ابي طالب

درد کی دلالت ہے

بے شک ان کے

دولت و انصاف

سے تانے پونڈہ کی

میں نے خود کو جان سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

١٠٠

ہم نہ کہتے تھے مگر نہ خیال نہ ہو سکے  
درو کچھ عشق کا سزا پایا

اگر خون ہی یہ دل ستا نار ہو گیا  
تو اک دن مرا جی ہی جاتا ہو گیا

گلی سے تری دلوں کو تو چلا ہوں  
جفا سے غرض احسان وفا ہے

نفس میں کوئی تم سے ادھم پیٹر | خبر گل کی چکو سنا تا رہیگا  
خفا ہو کے اے دروہر تو چلا تو

گمان تک غم اپن چھانا رہیگا  
جی مین ہے سیر عدم کیجیے گا  
ایک بیک خلق سو رم کیجیے گا

سوز و قہر تو یان ہم ہی ہیں اور کس پر یہ کرم کیجیے گا  
سخت بیاہک ہے یہ غامہ شوق اپنے ہاتھوں کو قلم کیجیے گا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

وہ فساد دل ہے جو باد تو سے  
جان کا مین سے





بن کے آہ کہ ریلہ ہو گا  
 نہ ہو ا ہو گا یا ہو ا ہو گا  
 قتل سے میرے وہ جو باز نہ  
 دل بھیجی اسے ورنہ قطرہ خون  
 آ خون میں گین مرا ہو گا  
 تو اپنے دل سے تو کی الفت کو  
 خون اور کو تو مجھ کو خون  
 صبح پیدا رہی کہ ادا ہو گا

قتل عاشق کسی مشوق کو کچھ درد نہ تھا  
رات مجلس تہن من کے شعلے کے حضور  
خو کر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحا لیکن  
باوجودیکہ پر وبال نہ تھے آدم کے  
پرورش غم کی تر و جان میں تو زدیگا  
محسب آج تو میخانے میں ترو با حقون

پر تو ہمدرد آگے تو یہ دستور نہ تھا  
شمع کے سنہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور تھا  
بن ہو چکا تو کہا خیر یہ مذکور تھا  
دبان ہو چکا کہ فرشتے کا بھی قصور تھا  
کوئی بھی داغ تھا سینے میں نہ شور تھا  
دل تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور تھا

بین جابجا  
اکٹھا ہوں ایسے طیارے  
پہا پہ پہر سے ناؤں کی دولت نہ لیا  
کونا نامارسا ہو نہ آہ بین اثر  
من نے در گزر کی جو مجھ سے ہو گیا  
جا کے نکال دو گا جی کا

درو کے لئے ہے اے یار بُرا کیوں مانا  
اوسکو کچھ اور سوا دید کر منظور تھا

جگ میں کوئی نہ ملک ہنسا ہوگا  
 اُسے قصدا بھی میرے نامے کو  
 دیکھئے غم سے اب کی جی میرا  
 دل زمانے کے ہاتھ سے سالم  
 حال مجھ غم سے کا جس تن سے  
 دل کے پھر زخم تازے ہو تو این  
 یک بیک نام لے اوٹھا میرا

کہ نہ ہنسے میں رو دیا ہوگا  
 دہستا ہوگا گر سنا ہوگا  
 نہ بچے گا بچے کا کیا ہوگا  
 کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا  
 جب سنا ہوگا رو دیا ہوگا  
 کہیں غنچہ کوئی کھلا ہوگا  
 جی میں کیا اوس کے آگیا ہوگا

۵  
 چون سخن اوستے دل میں نزو  
 قوی تو درودان جگہ میں دیو  
 انداز وہی سچے مرسل کی  
 زخمی ہو کوئی ہو ہو کسی گلاہ  
 زہد کو بے دیو کیا چون تلخ  
 روشن ہو ہست نام تو اس دیا  
 فتن میں تو ہزار دن میں لڑتے  
 فقط دل کی چاہ کا  
 اب ہے

لیکن جب فراسیہ  
 کی کہ از دل سے تا بہ ابرو ایک  
 گداز بیان حساب ہنوساں و ماہ کا  
 رحمت قدم نور بخیر کس تری ادھر  
 یارب ہر کون بلخ تو نماز استی  
 دل از تو فراموش کی جو تو چشم  
 سب غمزدہ ہے نہ تو سپاہ کا

شاہ و گدا سواپن تین کام کچھ نہیں  
 نے تاج کی ہوس نہ ارادہ کلاہ کا  
 سو بار دیکھیں میں فرتری بیوفانیان  
 تیسر پر بھی مت غور ہر دل میں غبار کا

ای دور دچھوڑنا ہی نہیں ٹھیکو جذب عشق  
 کچھ کہہ ماسے بس نہ ملے برگ دکاہ کا

کس کی چشم بست کا سر شاہ ہو گیا  
 کس کی نظر لگی جو یہ سمجھا رہا ہو گیا  
 کچھ ہی خبر تھی بھی کہ اوٹھ اوٹھ کر  
 عاشق تری گل میں گئی بار ہو گیا  
 بیٹھا غصہ آگے مرے پاس اکیدم  
 کے اپنی ریت سی بزار ہو گیا  
 پاک جگر تو سیکڑن خاطر میں کچھ نہ تھو  
 دلی شیش کر آگے میں ناچار ہو گیا  
 کھلی کھجور دون میں نہ تیری صدا جرس  
 نالہ مرا تو چھوڑتے ہی پار ہو گیا

او دور وہم سے بار ہے اب تو سلوک میں  
 خط زحمت دل کو مرہم زنگار ہو گیا

تھے تو ابک دن بھی نہ ابھر گذر گیا  
 جسکے سببے دیر کو تو نے کیا نراب  
 تیرا سب اور بھی مجھ پر غضب ہوا  
 ای نالہ داد خوب ہی قوے اثر کیا  
 کم فرمائی نے ہستی بے اعتبار کی  
 شرمندہ تیرے ہمیں ای شذر کیا

وہابیوں کو کون نیکباد ہو گیا  
پوچھو پوچھو اس طوط کی آواز ہو گیا  
پھر تم اشکبار یہ کیا تجھ کو ہو گیا  
آج گاہ اس زبان سے نہیں غم غم ہو گیا  
بھاگا وہی اودھ سے جو مونڈا کر ہو گیا  
طوفانِ فتنے تو ڈوبا فی زمینِ فتنہ  
ہیں رنگِ فتنے ساری خدائی ہو گیا  
انسان کہیں ہوگی دلیل کی آشت  
انسان وہ توندو گیا

کھل گیا جو کچھ کہ تھاے فیتسی	ہستی مودوم کا بان افرا
درو میری تیرہ کھتی کے تین	
دھونڈیو ہا غل ہا	

نہ اندیشہ ہر شادی کا گھونٹے نگر ہے غم کا  
بلبر بر ساز میں ہوتا ہر خون ہرزہ یاروہم کا  
کہ ہر یک شرف قد ہر اس چمن میں نکلے نام کا  
مگر نکلے منہ پہ یوں بڑھتی بڑھتی دیکھ خنجر کا

منین مذکور شایان ورد هرگز اپنی مجلسین  
بکھو کچھ ذکر آیا بھی تو ابرمسم ادهم کا

<p>سینہ زول حسرتوں سے چھا گیا          تجھے کچھ دیکھا نہ تھے جز جفا          لعل نہیں سکتی ہیں اب آنکھیں مج ہی          میں غلط ہر نہ کی تھی دلی بات          ہاں گئی کتنوں کا نو پوہی تری یاد          مٹ گئی تھی ادھر کسی کو تو بھوک</p>	<p>بس بجوم باس جی گھبرا گیا          پروہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بھا گیا          جی میں یہ کس کا قصور آگیا          پر مری نظروں سے دھبے پا گیا          غم ترا کتنے کیلجے کھا گیا          درد کچھ بد باد کر تو بھوکا گیا</p>
--	--

کچھ تو نے آکر ست خانہ سے سم دیا رکھا  
تو زین میں بیٹھا نہ دکھائے

اس عشق میں نہیں تھی کیا زندگی  
کوئی دوسرا اور بیان

بلکہ ہے تو آہ بیچا ہوا  
کیسا دل ہے وہ دل اگر نہ

یاد کو رکھا نہ دیکھا



[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



اديف الباء

[illegible]

کون بنو شمسند و روی زمین  
 بکشتک ایستین خانه خواب  
 عام سبب برون کی بیهوشی  
 حل نهاده این بین بواجب  
 سنی مین کونی که بول و دکان

درد ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے  
کئی کئی بار اس کا دل  
تڑپا کرتا تھا۔

لا دینے

موج نسیم کو ہے زنجیر پوے گل کی

۱۰

دیکھ کر حال پریشان عاشقانِ نثار کا  
محبت نے ہرکو شمر جو دیا  
شکوہ و محسوس ہے کل کس سے یہ ٹھاننا  
عجب چاہا بھی پر اس کو چہ آیا لگیا  
فلک کون کتا ہے گذراہ سحر کرنا  
غل مرئی پھر نے رفتار میں ایسا کیا  
بے یار خلق کرتی ہے اپنے کمال کا  
سطح کے آنسے ہوا معلوم جانا حسن کا  
قالف لٹپٹے سنتے ہی مجلس میں سخن میرا  
ارے عجب بتا تو سہی کیا سبب ہوا  
کلم کرتا نہیں کچھ میں تری نامہ رانی کا  
سوائیاں و ٹھائیں جو روعات کھیا  
شیا نے عین درو بلیل کے

بانگے معشوقان کس زلفاب ی ہزار  
 سو یہ ہے کہ سب کام سے کم  
 مانند فلک پہنی ہی گردش ہرزہ  
 وانکہ جون نقش قدم دل تو اوٹھائے  
 جہان جی چاہی وانی خاکشی لبین لہریں  
 حشر کو بھی شور جو ہونا نہ تباہر پاکیا  
 یہ آئینہ ہے جلوہ فرشتہ اس حال  
 نوخطونچ اب کلا ایش خمیہ حسن  
 زبا نکاحا ابکے معلوم جو ہر تیغ ہے ہر  
 پھر مجھ پر مہربان ہوا تو غضب  
 مجھے شکوہ ہر او ظالم اس نپی سخت چا  
 عاشق تو ہم پر کیا کیا عذاب  
 آتش گل سے آج پھول

قضا مثل لطف دل که عجب چو تابان است  
 زده مو که برین قوت و بلبل است  
 چون در سیاه دین تو گویی زینچه و کلین  
 زده مو که برین قوت و بلبل است  
 زان که در آینه چو بیرون خورشید است  
 زده مو که برین قوت و بلبل است  
 زان که در آینه چو بیرون خورشید است  
 زده مو که برین قوت و بلبل است





[illegible]

دل کے تعلق کر کے جلوہ لئے نہیں  
چراغ کو بجلی پر نہایتی احتیاط  
چراغ کو بجلی پر نہایتی احتیاط  
چراغ کو بجلی پر نہایتی احتیاط

روایت لغین  
لایا تھا تو کج حال ہو گیا  
دوستی سے قطع کلام ہے

کعبہ میں درو آپ کو لایا ہوں کھینچ کر  
دل سے گیا نہیں ہو خیال بتان ہنوز

شعار  
کوہ کن سے نہ بول اسے پر ویز  
اوسکے تیشہ کی بھی زبان ہے تیز  
ساقی اب سب پکارتے ہیں  
تیرے ہاتھوں سے یان بریز بریز

نور  
برہن مرے وہ سب کیا نہیں ہنوز  
مقصود میرے دل کا بر آیا نہیں ہنوز

شعار  
نہ کیا تو نے ایک بار افسوس  
حال پر میرے صد ہزار افسوس  
جو کہ ہونا تھا دل پہ ہو گدوا  
نہ کر اسے درو بار بار افسوس

روایت الطاف  
گرتا رہا میں دیدہ گرانی کی احتیاط  
خار مرہ پرے ہیں مری خال میں ملے  
جوش جنون کے ہاتھ سے نسل سہا میں  
تیرے ہی دیکھنے کے لیے آئے کی طرح

پر ہو سکی نہ اشک طوفانی کی احتیاط  
ایدرشت اپنے کچھو دامانی کی احتیاط  
گل سے بھی ہو سکی نہ گریبان کی احتیاط  
گرتا ہوں اپنے دیدہ گریبان کی احتیاط

روایت الکاف  
سودا کا کام یہ ہے کہ غارت  
بازار میں سب کو بھڑکاتا  
بازار میں سب کو بھڑکاتا  
بازار میں سب کو بھڑکاتا

روایت الفاء  
سودا کا کام یہ ہے کہ غارت  
بازار میں سب کو بھڑکاتا  
بازار میں سب کو بھڑکاتا  
بازار میں سب کو بھڑکاتا



جیسا کہ اب مافی ہو کیا مجھ سیر کو  
 پھر کس کو زندگی کی توقع بہانہ تک  
 بے قدر مہکشی ہوئی عالم میں یا انہیں  
 اور صرف شیشے شیشے کے سنگ مزار تک  
 راہ عدم میں دروین اتنا ہوں تیز رو  
 پہونچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک  
 و لم  
 پھر تار مین سہمی میں ک عمر چون فلک  
 چو کھا ہوں درو جیسے اوسو کیہ خواب میں  
 لگتی نہیں ہر تہ سے ہلکے مری پاک  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق

اس دور میں عشق ہو اٹھنا اور دل  
 باسیہ دل نہ عشق ہو اٹھنا اور دل  
 ہر کسی کے لیے جیسا کہ اب مافی ہو کیا مجھ سیر کو  
 پھر کس کو زندگی کی توقع بہانہ تک  
 بے قدر مہکشی ہوئی عالم میں یا انہیں  
 اور صرف شیشے شیشے کے سنگ مزار تک  
 راہ عدم میں دروین اتنا ہوں تیز رو  
 پہونچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک  
 و لم  
 پھر تار مین سہمی میں ک عمر چون فلک  
 چو کھا ہوں درو جیسے اوسو کیہ خواب میں  
 لگتی نہیں ہر تہ سے ہلکے مری پاک  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق

جیسا کہ اب مافی ہو کیا مجھ سیر کو  
 پھر کس کو زندگی کی توقع بہانہ تک  
 بے قدر مہکشی ہوئی عالم میں یا انہیں  
 اور صرف شیشے شیشے کے سنگ مزار تک  
 راہ عدم میں دروین اتنا ہوں تیز رو  
 پہونچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک  
 و لم  
 پھر تار مین سہمی میں ک عمر چون فلک  
 چو کھا ہوں درو جیسے اوسو کیہ خواب میں  
 لگتی نہیں ہر تہ سے ہلکے مری پاک  
 اب گریبان ہوا تھرا واد چاک  
 کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق  
 کہہ دو تو ہو گئے توے عاشق

جون آئینہ میں پیمان نظر کی  
 ماحول ہے دو چار ہو گئے ہم  
 یاروں ہی کو کھینچے ہی آئے  
 یاروں ہی سے در دہے چکا

ہر جا بے اختیار میں ہم  
 عاشق کے دوستدار میں ہم  
 اس میں بے اختیار میں ہم  
 اس طور کے گنتے تار میں ہم

از بسکہ ہیں محو لائیں مجنون ہو خواہ کوہن ہو اپنے ملنے سے منع مست کر یوں تو عاشق بہت ہیں لیکن	ہر جا بے اختیار میں ہم عاشق کے دوستدار میں ہم اس میں بے اختیار میں ہم اس طور کے گنتے تار میں ہم
---	--

مجنون نہ باد و در و واسق  
 اسے یہ دو ہی حصار ہیں ہم

اب کی ترے در سے گئے ہم ان نور نظر ترا تصور جز اہل صفا ست او جو ن عکس کس نے یہ ہمیں عبلا دیا ہے تھا عالم جبر کیا بستان جسطح ہوا اسی طرح سے	ہر جا بے اختیار میں ہم عاشق کے دوستدار میں ہم اس میں بے اختیار میں ہم اس طور کے گنتے تار میں ہم
--	--

انوس کہ در و او کو جنتک  
 ہووے ہی خبر گذر گئے ہم

فرمائے نہ بھے کہ کھو گئے ہم  
 تھے آپ ہی ایک سو گئے ہم

ہون آتش و گل کہ سچے زلف شمع  
 عیاں ملک مع ہوئے دو بوی ہو  
 کسی عاشق کو روئے نہ نہیں  
 نہیں ایسا ہی کہ ہم بسا رہا  
 مٹی لاؤ تو تھیں بغیر ازیاں  
 نیلایا ہوا اس سے ہرگز نہ  
 نہ تھا در و او کو جنتک  
 بختان کو کون و نیکو  
 کیا کہیں سو کھلا کھلا  
 شمس کا منہ سبک  
 سنا کوون شمس کا منہ  
 سنا کوون شمس کا منہ  
 عینک پر کوون شمس کا منہ

[illegible]



وہم کہتا ہے کہ اب پانوں کی تیز دوا ہی اس کے نہیں  
چاہیوں چلوں یہ وہ لکھنا ہے کہ میں  
عالم کا تو بھائی ہوں کیا اور نہ تو کیا نہیں  
روئے کرے کہ میں





[illegible]

۲  
 محمد بن عبد الله  
 محمد بن عبد الله

اسی باتیں ہزار ہونی ہیں  
گزشتہ نکتہ رسی سے تروان یانوں  
کے ساتھ ہونے والے قہین کمان  
کے ساتھ ہونے والے قہین کمان  
کے ساتھ ہونے والے قہین کمان

یہ مال دل کو لے کر  
دل میں ہے جو  
دل میں ہے جو  
دل میں ہے جو

ہم سے دل مردہ اگر ارات کو باگڑا تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہیں
دردِ یانِ دوہی بیاہوں بہ فداخت کیجیے	خانہ چشم ہے یانِ خسانہ حمار نہیں
ایک بھر کوئی شب تہیں جھلکے بھر نہیں	پر صبح ہوئی آج تو اتنی نفا
دل لیکھیا برباہت کی اس طرف نگاہ	ایسا تو دلیروں میں کوئی مفت
کہہ کوٹھنا ہے دامن صحرا حبان میں	اسے درو آسوں سے جو تری وہ نہیں

<p>             مے ہاتھوں کا ہاتھوں اور عزت ان              کھلا ہے باب عرفان جسکے اوپر              صبا جاتا ہوں گریبان میں جس نے              گریہ ہم مردہ دل بجاتا ہے              زندگی جس عبارت ہو تو ہے کیا              بدمعاش بھی وہاں نہیں کی نظر              دل تو سمجھا نہ سمجھتا بھی نہیں              اسکی باتیں مجھ سے کیا پوچھو تم         </p>	<p>             گریبان چاک ہے چاک گریسا              اوسے ہی ہر ورق گل کا گل              گل کو بلا میں رکھو تو              کچھ نہ ہو تو کچھ نہ ہو              یوں تو کچھ نہیں ہے گریبان میں              پس توقع بہ کہ ہم اب بنیاتی              کہے سودا ہو تو سودا              مدین گذریں کہ دیکھا بھی ہے         </p>
---	--

کہ حال دل کوں دکھنا  
 ولین ہے برائے دل کوں دکھنا  
 چاہے درازے ملک و لوہن کوں دکھنا  
 در داسی در آئین کوں دکھنا  
 کہ حال دل کوں دکھنا  
 ولین ہے برائے دل کوں دکھنا  
 چاہے درازے ملک و لوہن کوں دکھنا  
 در داسی در آئین کوں دکھنا







ابو الحسن  
برج زلف کے ہاتھوں سے

پہنچے بندہ پر جو کچھ چاہو سو سیداد کرو  
اب میں عیش بھارا ابھی منتھن ہوئے  
مناگسا اشتقاق تو رفت ایراد کو  
یسا ہی اب تلک ہو وہ واسن اچھا  
سرشتہ نگاہ غافل نہ توڑ لو  
باد و مرد قفس سے یہ بے باق کرنا  
صلے جو کچھ کہشے میں باقی نہ رہے  
لتا ہوا آئندہ کہ نہیں ہے بعد اگر  
بھوئے پیا ہوا ہر حال ای تند خو جنگو  
متناہیں مبدل حسرت نہ ہو گئیں دلیں  
دل نالان کو یاد کر کے صبا  
نیم بسمل کوئی کسو کو چھوڑ

اب اختیار ہاتھ سے جاتا رہا  
یہ نہ آجے کہیں جی میں کہ آزاد کرو  
دوستو درد کو محفل میں نہ چھڑا کرو  
انگھو میں کب تک میں کھون بھڑا کرو  
کیدر میرے چہرے ہو تو میرے غبار کو  
اے ناز اس طرف سے نہ آکھو ٹرو  
صیاد فرج کیجیو پر اسکو نہ چھوڑو  
ساقی ہر تنگ عرصہ فرحت شباب ہو  
دور میں کے ہاتھ سول میں کی کیا  
نہ لکھا آئندہ ہر کے ایک دم خوش رہو جنگو  
رہی تو بھی نہ ملے کی بیماری آرزو جنگو  
اتنا آنا جہاں وہ قاتل ہو  
اس طرح یا پھٹتا ہے غافل ہو

میں نہیں آتا کہیں تم اور جی جا کرو  
بندہ پر وراس طرف کو بھی کہی جا کرو

جی میں سے صبا یہ نامہ پیچیدہ  
رفقہاں سے مار کو توڑ دے تو نہ رہے  
یہاں بھی مار کو توڑ دے تو نہ رہے  
یار اب نہ کہیں یوں شاد میں ہر حال بد  
کرتا جو جلد دل میں جان لار کو پیوستہ  
اے دل وہ نہ تیرا ہر سحر چھوڑ  
۲۷  
میں نہیں آتا کہیں تم اور جی جا کرو  
بندہ پر وراس طرف کو بھی کہی جا کرو  
میں نہیں آتا کہیں تم اور جی جا کرو  
بندہ پر وراس طرف کو بھی کہی جا کرو

میں

ہر چند کھولی تھی تو پتھر کی سی گانٹھ  
 کیونکر بکار عشق گرہ در گرہ نہو  
 جیتا کیسے چھوڑے نہ یہ گانٹھ نہری  
 رات سیدہ سانپ ہر جبکہ ہوس گوار  
 دھندلے ہوئے اور نہ ہوں کو ذرا  
 ہر چند کھولی تھی تو پتھر کی سی گانٹھ  
 کیونکر بکار عشق گرہ در گرہ نہو  
 جیتا کیسے چھوڑے نہ یہ گانٹھ نہری  
 رات سیدہ سانپ ہر جبکہ ہوس گوار

شیرین کے دلے پر نہ کھلی کوکب گوار  
 یان ل گروہ کی شکل ہوا دروان میں  
 زلف سیدہ سانپ ہر جبکہ ہوس گوار

واشد مجھ کو وورد کے بھی ساتھ چاہیے  
 بند قبا سے کھول ٹک ایو گلبدن گرہ

رابطہ ہر نازبتان تو تو مری جان کو ساتھ  
 اپنے ہاتھ تلخی بھی میں زور کا دیوا ہوں  
 جو جفا جو ہیں انھیں سنگدلی لازم ہے  
 گریہ کا انھیں ہی ہو ہی مسطرب تو غیر

درد ہر چند میں ظاہر میں تو ہوں محسوس  
 زور نسبت ہو لے مجھ کو سلیمان کو ساتھ

کاش تاشمع نہ ہوتا گدرد پر وانیہ  
 شمع کو کھد تو ہوتے ابھی دیکھا تھا آوا  
 اگر ترا حسن برستہ نظر آجائے اوسے  
 کیوں آئے آتش سوزا میں لے جانی ہو

تم نے کیا قہر کیا بال و پر پروانہ  
 پھر جو دیکھا تو نہ پایا اثر پروانہ  
 منت رہے آگ میں سوز جگر پر  
 سو جیتا بھی ہو تجھے کچھ نظر ہوا

ہر چند کھولی تھی تو پتھر کی سی گانٹھ  
 کیونکر بکار عشق گرہ در گرہ نہو  
 جیتا کیسے چھوڑے نہ یہ گانٹھ نہری  
 رات سیدہ سانپ ہر جبکہ ہوس گوار  
 دھندلے ہوئے اور نہ ہوں کو ذرا  
 ہر چند کھولی تھی تو پتھر کی سی گانٹھ  
 کیونکر بکار عشق گرہ در گرہ نہو  
 جیتا کیسے چھوڑے نہ یہ گانٹھ نہری  
 رات سیدہ سانپ ہر جبکہ ہوس گوار

نام اسکا کہ کمان شہ جاہ  
 دیدار او دیدار سے جاہ  
 جب تلک ہو ملاپ خاطر خواہ  
 جتنی بہنیں شمار آئیا  
 ہر نہ کو ایسا نہ جھجھکا  
 ہر نہ کو ایسا نہ دیا بین

جہ دار آزاد و عریض  
 جہ دار آزاد و عریض  
 جہ دار آزاد و عریض  
 جہ دار آزاد و عریض









<p>سینہ تپنے سے ساکنے دل افروزی کی          کینہ شمع آتی نہیں طبع کی ہر ذریعہ          جوں جوں اب یاد دل عالم ہے جسکو          زندگانی تو چلی جیسے کہ وہ نہ</p>	<p>دل بھی تیرا ہی ڈھنگ سیلے گا          لے خبر یا رکتی ہے          اندرون کچھ عجب پر حال          اور بھی چاہیے سو کہتے اگر</p>
<p>ان میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے          باقی اس ہم جان میں کچھ ہے          دیکھتا کچھ ہوں دھیان میں کچھ ہے          دل نامہ سر بان میں کچھ ہے</p>	<p>ور و تو جو کرے ہے جی کا زبان          فائدہ اس زبان میں کچھ ہے</p>
<p>ایسے مارے طالع بیدار سو گئے          آخر کو جاگ جاگ کے ناچار سو گئے          دیکھو تو کیا سبھی یہ گرفتار سو گئے          رکھتے قدم کے پاؤں تو ہر بار سو گئے</p>	<p>آرام سے کھو بھی نہ کیا سو گئے          خواب عدم سے چونکے تھے ہم تیرے واسطے          اٹھتی نہیں، رخسانہ زنجیر سے صلا          تیری گلی پر لاکھنی آرام گاہ ہو گئے</p>
<p>نہ غم دل جتنے تھیان سکی جگر دوزی کی          اور تو کیا کمون میں اپنی سیر دوزی کی          بیوفانی نہیں محتاج بد آموزی کی</p>	<p>آج مالوں کے مرے زوری دسوی کی          جی پہ پتی ہر چرخی زلف کسو کی میرے          غیر کہیں عین میرے پیار بھرتی</p>
<p>مفتدہ کہنے کی زبان دل سے قافل          کلامی زبان سے کلام آباد          کلامی زبان سے کلام آباد</p>	<p>مفتدہ کہنے کی زبان دل سے قافل          کلامی زبان سے کلام آباد          کلامی زبان سے کلام آباد</p>



وہی عالم کا  
دور کی زمین دور دور  
خوش کروں جو ہے آراہ  
نہیں کہے کہ وہاں  
بالمشعل کے لیے  
تعبات و طفیل  
سپ کی ریت پر ہے  
مقدم ہ

دار

ہم نے غصہ و درویشان چھوڑ دیاتین  
 پائی نہ اور وفا کیجے اس سے  
 سب سے خائیاں ہی نہ لے کر اپنے کونے میں  
 سب سے خائیاں ہی نہ لے کر اپنے کونے میں

دل عاشق کی بے تیراری کو  
 وہ ہی مجھے ہے جو کہ حرم ہے

ورہ کا حال کچھ نہ پوچھو تم  
 وہی رو نہا ہوت وہی غم ہے

دل مرا باغ دلکش ہے مجھے  
 چشم نقش قدم ہو نہیں سکیں  
 مجھے ہے ہر چند تو ملکہ ہے  
 کہیں خاموش ہو کہ مثل شمع  
 پاؤں لرزے ہر دست کے ہند  
 دل و تیرے بچلے کو کہتا ہوں غلط

ورنہ ان بیرونوں کے لیے  
 اور بھی ہو خراب کیل ہے مجھے

یار و مرا شکوہ ہی بھلا کیجے اس سے  
 جوں جوں ہے ہر تو ہی آتی ہر چین  
 سو مرتبہ یوں کھر چکی اس سے نہ لے  
 میزار اگر مجھ سے ہو محنت ہو بہتر

نہ کو سید طرح تو جاکھے اس سے  
 پھر چھپے اور باتیں سن لکھے اس سے  
 دون ہی تو نہیں تھی کیلے اس سے  
 دل جس نے اپنا ملا کیجے اس سے

دل عاشق کی بے تیراری کو  
 وہ ہی مجھے ہے جو کہ حرم ہے  
 دل مرا باغ دلکش ہے مجھے  
 چشم نقش قدم ہو نہیں سکیں  
 دل و مرا شکوہ ہی بھلا کیجے اس سے  
 جوں جوں ہے ہر تو ہی آتی ہر چین  
 سو مرتبہ یوں کھر چکی اس سے نہ لے  
 میزار اگر مجھ سے ہو محنت ہو بہتر  
 نہ کو سید طرح تو جاکھے اس سے  
 پھر چھپے اور باتیں سن لکھے اس سے  
 دون ہی تو نہیں تھی کیلے اس سے  
 دل جس نے اپنا ملا کیجے اس سے

کی

کجی سب سے گزاردنی  
 غنیمت ہریہ دید وادید یاران  
 گل دوستی میں عجب نگدو ہے  
 جہان مند گئی آنکھ میں ہون تو ہے  
 نظر میرے دل کی پری وروپر  
 جد ہر دیکھتا ہوں وہی رو بر ہے  
 روکے نقش پاک طرح خلق یان مجھے  
 ہو گل توخت بانہ اٹھاؤ میں آشیان  
 ای عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کمان مجھے  
 گلچین مجھ کو نہ دیکھ سکے باغبان مجھے  
 زنی و کوئی بن کئے میری تین تمام  
 پھر لاکھا ہاتھ ہو غفلت کے ہاتھ دل  
 جون شمع چھوڑ گئی ہنسی زبان مجھے  
 سنگ گراں ہوا میری خواب گراں مجھے  
 کچھ اور کچھ غم کے سوا سوچتا نہیں  
 جاتا ہوں خوش و غم بس اس کے بھو  
 اتاری ادب کردہ کچھ دہان مجھے  
 برے عود میں نظر نہ دیکھا جہان مجھے  
 جاتا ہوں بسکہ دمدم خاک میں مل  
 ہے خیر راہ درویدہ ایک دان مجھے  
 کتب ادب وادہ آدمی قید میں تدبیر سے  
 قدر و کوئی سمجھنے کے نہیں یہ پایہ دار  
 جون صد اکلا ہی جاوے خانہ زنجیر سے  
 جو ہری واقف ہووے جو ہر شمشیر سے  
 جابجا پست بر دیو این تصویر سے  
 دیکھنا تو آگے از خود تو تکاں کا حال

کجی سب سے گزاردنی  
 غنیمت ہریہ دید وادید یاران  
 گل دوستی میں عجب نگدو ہے  
 جہان مند گئی آنکھ میں ہون تو ہے  
 نظر میرے دل کی پری وروپر  
 جد ہر دیکھتا ہوں وہی رو بر ہے  
 روکے نقش پاک طرح خلق یان مجھے  
 ہو گل توخت بانہ اٹھاؤ میں آشیان  
 ای عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کمان مجھے  
 گلچین مجھ کو نہ دیکھ سکے باغبان مجھے  
 زنی و کوئی بن کئے میری تین تمام  
 پھر لاکھا ہاتھ ہو غفلت کے ہاتھ دل  
 جون شمع چھوڑ گئی ہنسی زبان مجھے  
 سنگ گراں ہوا میری خواب گراں مجھے  
 کچھ اور کچھ غم کے سوا سوچتا نہیں  
 جاتا ہوں خوش و غم بس اس کے بھو  
 اتاری ادب کردہ کچھ دہان مجھے  
 برے عود میں نظر نہ دیکھا جہان مجھے  
 جاتا ہوں بسکہ دمدم خاک میں مل  
 ہے خیر راہ درویدہ ایک دان مجھے  
 کتب ادب وادہ آدمی قید میں تدبیر سے  
 قدر و کوئی سمجھنے کے نہیں یہ پایہ دار  
 جون صد اکلا ہی جاوے خانہ زنجیر سے  
 جو ہری واقف ہووے جو ہر شمشیر سے  
 جابجا پست بر دیو این تصویر سے  
 دیکھنا تو آگے از خود تو تکاں کا حال

گر زندگی  
 دنیا میں جیسے تیرنگار سے کیونکہ زانو  
 دل دیکھتے تیرنگار سے کیونکہ زانو

حال انہیچھو کہ موت کا سوا کیا ہوتا ہے  
 بل کہ موت کا شکر ہے کہ خدا کی رحمت ہے  
 کہ موت کا شکر ہے کہ خدا کی رحمت ہے  
 کہ موت کا شکر ہے کہ خدا کی رحمت ہے

<p>گرا زندگی اس طور سے اور دہان بین          خاطر پہ کسو شخص کی تو بار نہ ہووے</p>	<p>دیا ہو کسی نظر نے یہ اعتبار مجھے          سوکے تیرے کسی سو نہیں ہوا شدیاں          ہمیشہ اپنی نظریں سبک میں رہتا ہوں          کبھی ہی میں نہ گذرا خیال سرتابی          تمہاری دست بستان خوب میں سمجھتا ہوں          یہ کون برق بجلی ہوا ہو آفت جان          بجا وجود تو ظالم سبھی گوارا ہیں          یہ آپسی آپ کہہ رہے ہیں یہ لے ہو</p>
<p>کہ ایک دم بھی نہیں ہو پاس یا مجھے          مثال آئینہ اے چشم انتظار مجھے          دیا ہو اور دنی نظروں کے گو قرار مجھے          رنگ سایہ بنایا ہو خاکسار مجھے          رہا ہو ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے          کہ ایک دم نہیں ہوں شعلاب قرار مجھے          مگر یہ رسم جدائی ہو ناگوار مجھے          دکھائیے تو سہی منہ بھی کیا بار مجھے</p>	<p>اس امر میں بھی یہ بے اختیار ہے بدد          ملا ہے درد و اگر یہاں کچھ اختیار مجھے</p>
<p>آپ کہیں بجائیے ملتا نہیں سراغ ہو          کرو کہ شمعیں بھی گھر شمع چلے ہو          قید خودی اگر نہ پھر تو عجب سراغ ہو</p>	<p>فرض کیا لاکھ ہوں کہ وقدم ہی سراغ ہو          دیکھیے جس کو یاں سے اور ہی کچھ دماغ ہو          غیر سو کیا معاملہ آپ ہیں اپنے دم میں</p>

ابن

۲۸

کدول کے شینیل سے پان اہر  
اگر ہے جابا نہ وہت ہے  
عزف میں تو اشد ہی اشد ہے  
عدم رنگان کو جو کہنا ہے  
تو قاصد یارا سہراہ ہے  
شبان طو و شش فصل ہے  
فقط ایک دل ہے کہ اکا ہے  
گئے نالہ و آب

پہلو میں دل چاہا نہیں ہے  
عالم ہوتا دیکھ فواد حواش  
ڈھونڈے ہے تجھے تمام عالم  
عفتا کی طرح میں کیا ستاروں  
چون شمع نہ از دل کہو تنگا  
وعدے پر ہو کیونکہ بیان سلی  
فریاد کہ در و جب تلک میں

Uf









عنوان چھپانے والے قریب ایک سو تیس سال پہلے  
 ہونا چاہئے۔ ان باتوں پر غور کرنا ضروری ہے کہ  
 جو شخص اس کتاب کو پڑھتا ہے وہ اس کے  
 فائدے کو حاصل کرے۔

دل کی دلچسپی مجھے شکوہ تو ملے کہ نہیں  
 دن بھر تھک رہی تو کئے بارے خوشی سے ہر طرح  
 ہل رہا ہوتا ہر کوئی تجھ سے برون ہی  
 چین تو نہ کو نہ آیا ایک ساعت اس نے  
 دیکھنے پاتا نہیں کوئی کسی چھانوں یا  
 اپنے دروازے تک بھی وہ نہ آیا کیا  
 یا تو وہ راتیں نہیں یا یہ کچھ دنوں کا پھر

تب ہمارے اسے اب تک یوں بھی ہی مرویا  
 بات ایسی ہی ہم خاطر میں کم لایا کیے

ہوا جو کچھ کہہ رہا تھا کیوں نہ کر  
 بساط اپنی میں ہم تو آپ اب نہیں ملتے  
 نہ جو کچھ ہمارے چہرے کی اور صل کی تین  
 وفا کی چھینٹ بھی تجھ پر ہی ہرگز نہ اچھا عالم

نہ اٹھو دروازے پر سے طبع کر ہرگز  
 جو کچھ یوں غیب سے آئے سو تم البتہ لو بیٹھے

گاہ گاہ ہوا میں میرے آپ تو آیا کیے  
 ہم بلا سے یاں پڑے راتوں کو بھر لایا کیے  
 ہم سدا غیر و نہ ملنا سنکے بھر لایا کیے  
 راتوں میں چند اپنے دلوں بھلا لایا کیے  
 لیجلی ہے آج بھکو وہ پری سیا لایا کیے  
 ہر گھڑی جسکے لیے اٹھ اٹھکے ہم چلایا کیے  
 ہاتھ اب لکھ نہیں تب پانوں بوا لایا کیے

کچھ ایسا درد منی جو وہ بیان دلاتی ہے  
 جھلا واسا جو ہوتا ہے جھلا وہ دل کا لایا  
 جھلا ہی پھر تو اک سو تیس سال کا لایا  
 جھلا وہ نا بھو منسا بھو منسا لایا  
 جھلا ہی پھر تو ایک سو تیس سال کا لایا  
 جھلا وہ نا بھو منسا بھو منسا لایا  
 جھلا ہی پھر تو ایک سو تیس سال کا لایا

دل کا وہ بات کا لایا  
 دل کا وہ بات کا لایا  
 دل کا وہ بات کا لایا  
 دل کا وہ بات کا لایا

[illegible]

ساقی اینست که در میان کوه و دشت  
پیشتر ازین است که در میان کوه و دشت

دیوانه

۲۴

نیز بهر منتهای جفا می  
لینا

۲۴  
 جب کہ میں نے اپنے صاحبزادے کو چھوڑ دیا  
 اور اپنے گھر میں لوٹ آیا تو میری بیوی نے  
 کہا کہ تم نے اس کو کجا کیا ہے؟ میں نے  
 کہا کہ اس کو چھوڑ دیا ہے۔

جب کہ میں جاہل تھا  
میں نے کہا میں کہتا ہوں کہ یہ ہے  
دل پر آفت نذران ہے پیارے  
کہ وہ دین تو جی ہی جاتا ہے  
وہ کہتے اب کوئی ان کے لیے  
کلمے سچ ہیں ہی ہو گا  
بے گناہ کی بے پناہ  
پیارے دل کی جو پہچان

یہاں سے لے کر پورے ملک تک

*Journal of Management Education* 30(6)p. 789-804

ہر بھی جس کی طرح تو اس قافلہ کے ساتھ  
 نالے جو کچھ بساط میں تھے سو ناپ چلے  
 کہہ بیٹھو نہ رو کہ اہل وفا ہو مین  
 اوس بیوفا کے آگے جو ذکر وفا چلے  
 جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے  
 زندگی آپ ہی آپ کتنی ہے  
 زلف کی کج ادائیہاں دیکھو  
 آج ہے آہ کی ہوا چھہ اور  
 دیکھو کس طرف پلٹی ہے  
 جو حسرت رانی کہ دروین پھیلی  
 دست قدرت سے کب سنبھلتی ہے  
 اگر نام عاشقی ترے نزدیک تنگ ہے  
 اس خاتمان خراب کو لجاؤ نہن کہاں  
 تیری درشتیوں کو سمجھتا ہوں اسی  
 دلیر تو یہ فضا ہو مایاں بھی تنگ ہے  
 جھکو یہ میرے ساتھ جوت غم جگے  
 کرتا ہے اس قدر تو خفا و رو کو عبث  
 ظالم وہ اپنی جان سے آبی تنگ ہے  
 آہستہ گزرو تو صبا کو بے یار سے  
 اس سنگدل کی وعدہ خلائی کو دیکھنا  
 پیمیش نہ بچو مے مشقت خبار سے  
 پتھر گئی ہیں آنکھیں مری انتظار سے

دیکھ کر دھڑکتا ہوا  
 دل میں ایک گہرا  
 غم تھا جس کا  
 تیرا ہر لمحہ  
 میری زندگی کا  
 سب سے قیمتی  
 حصہ تھا

زارہ اشک خفی کی بھی خبر تک لینا چشمِ رحمت سے ادھر کو بھی نظر کیجیگا	ساتھ ہر وہ آئینہ تسبیح کے زارہ بھی ہے اسی امید پر آیا یہ گنگار بھی ہے
دل بھلا ایسے کوا تو دروند کیے کیونکر ایک تو بار ہوا تو یہ طر حصار بھی ہے	
جب نظر سے بہا رکھ رہے ہے دوزمانے سے باہر اور مجھے	جی پر رفتار یا رکھ رہے ہے رات دن انتظار رکھ رہے ہے
جسکے توہو کے سامنے گذرا نالہ زار و درد کا کھراک	آپ سے بار بار گذر رہے ہے چھوٹے دل کے پار گذر رہے ہے
تو چونکتا جھٹ ہو کسی بات کے لیے یونہی تمام جھگڑے ہی رگڑے ہیں ہو گئی	میں آگیا ہوں صرف ملاقات کے لیے ہر دن خراب ہوتے تھے جس بات کے لیے
اکلمعائے کو اگر کیے صاف ہم جانتے ہیں درد و اندھیرے میں ات کو	لگ جاؤں بگلہ سر کافات کے لیے تو لگ ہاتھ اکو ہے میں جس گھات کے لیے
غمناکی یہودہ روئے کو ڈبوئی ہے اگر اشک بجائے آنسو نہیں ہوتی ہے	

کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو  
 کمان میں کمانوں کا قوس کو

دیکھ کر دھڑکتا ہوا  
 دل میں ایک گہرا  
 غم تھا جس کا  
 تیرا ہر لمحہ  
 میری زندگی کا  
 سب سے قیمتی  
 حصہ تھا

دیکھ کر دھڑکتا ہوا  
 دل میں ایک گہرا  
 غم تھا جس کا  
 تیرا ہر لمحہ  
 میری زندگی کا  
 سب سے قیمتی  
 حصہ تھا

تو اس قدر جو اس کا شوق ہو رہا ہے  
 سر با دل سے بھی زیادہ دلکش ہے  
 دل میں سے بھی اس کا مارا ہوا ہے  
 دل میں سے بھی اس کا مارا ہوا ہے

دل توڑ پٹا ہے درد پہلو ہے	مرگ آپہونچو کہ قابو ہے
غم سے پہچانتا نہیں ہوں میں	کہ مر اس سے یا کہ زانو ہے
منع صہبانہ کر مجھے اسے شیخ	سے پرستوئے حق میں اردو ہے
جلوہ کرے مجھی میں سے دے	جس کی خاطر مجھے تگا ہو ہے
ہستی ہے سفر عدم وطن ہے	دل خلوت و چشم انجمن ہے
ہر چند کہ سنگدل ہے شیرین	لیکن سدا کو کہن ہے
دیکھا تو یہ شور شش من و ما	ہنگامہ وصل جان تن ہے
مست جاتر و تازگی پہ اسکی	عالم تو خیال کا چمن ہے
نہ وہ نالوں کی شورش ہر نہ اہو کی ہو وہ دھوا	ہر اک اور کو کہ سہا گلی کو آج کوئی
جدا کر دیکھ نامہ کو حقیقت گر نہیں بھتا	محبت کے شراروں نے چھائی جس طرح بھوئی
پیش کو دل میں سمجھا تھا یہ آنسو ہوا	وے یہ گت پانی سے بھر کی اور بھی دہنی
پڑی ہو خاک پر یہ لاش اس رشک شہید انکی	لہو کے آنسوؤں روتا ہو جسکو قتل کر غونی

قدم عشق میں وہ درختا تو ہے  
 وہ جس نے ان میں جڑ کر ہے  
 وہ جس نے ان میں جڑ کر ہے  
 وہ جس نے ان میں جڑ کر ہے

ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں

ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں  
 ہر چند ہم بھی یوں ہیں

۴۵  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان

دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان

دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان  
 دل پہ بھی آن کے بیان یہ جان

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

یہ زائد کب خطا سے بچتا ہے  
 علاج درد دس دھندل ہو لیکن

سراپا چشم ہون جون آئینہ پر  
 کسو پر درد و کب میری نظر ہے

کروں کسے ساتھ شہر گر جوشی  
 خبر اپنی لے اے گلستان خوبی

نہٹ مست ہو بے تر گس حین میں  
 کسو کی تو اکھیں نے کی بادہ نوشی

جگر پہ داغ نے میرے یہ گلفشانی کی  
 مری سی نالہ تراشی نکر کا نہ باد

ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے پیرا  
 عجب ہر چیز کو زندگانی کی

دل سے سینہ یا طرف سر کو نہ کر  
 کیا کم ہر مرغ قبل غلے سے میر غ دل  
 اسکی تین بھی دختر ز رنگ منہ لگا

پھوڑا یہ درد دیکھ کر ہر کوئی نہ کر  
 سجدہ اودھوی کیجے جید ہر کوئی نہ کر  
 میں جانوں پھر یہ زائد اگر کوئی نہ کر

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے



چھوٹا فائدہ عشق کہ مر جاتا ہے  
 راہ روایا سے نرس دین گندھا ہے  
 اب نہ چین جی کو نہ دے تپک گئی  
 اب کون حال دل کے اس مست ناز سے  
 دل ہی یہ بیکار ہو کر تو کیا کرے  
 عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے  
 نہ ملیے یار سے دل کو تو کیا آرام ہوتا ہے  
 جس عشق دل سے بھیہنے کے ہیں ہو گا  
 یہی پیغام و رو کا کس  
 کون سی رات آن ملیے گا  
 ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور باقی  
 یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر ہو گا  
 کل خوشی کا جو ہم میں جو کہ کہیں خوش ہے  
 وصف خاموشی کے کچھ کہیں میں سکھ نہیں  
 گرجان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے  
 دنیا وہ فاش ہے کسو سے نہیں بچی

دو بے اگر زمین و گر آسمان سے میں چپ ہوں کون تین چھائی تو یک گئی اک آہی سو وہ بھی سراپا شک گئی	اب کون حال دل کے اس مست ناز سے دل ہی یہ بیکار ہو کر تو کیا کرے عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے نہ ملیے یار سے دل کو تو کیا آرام ہوتا ہے جس عشق دل سے بھیہنے کے ہیں ہو گا یہی پیغام و رو کا کس کون سی رات آن ملیے گا
اپنا جب اختیار ہووے تو کیا کرے اس کو یہ اعتبار ہووے تو کیا کرے اگر ملیے تو مشکل ہو کہ وہ بدنام ہوتا ہے یہ ان دو نوکریاں بھیہیں اپنا کام ہوتا ہے اگر کوئی کوئے یار میں گزرے دن بہت انتظار میں گزرے	ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور باقی یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر ہو گا کل خوشی کا جو ہم میں جو کہ کہیں خوش ہے وصف خاموشی کے کچھ کہیں میں سکھ نہیں گرجان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے دنیا وہ فاش ہے کسو سے نہیں بچی

چھوٹا فائدہ عشق کہ مر جاتا ہے  
 راہ روایا سے نرس دین گندھا ہے  
 اب نہ چین جی کو نہ دے تپک گئی  
 اب کون حال دل کے اس مست ناز سے  
 دل ہی یہ بیکار ہو کر تو کیا کرے  
 عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے  
 نہ ملیے یار سے دل کو تو کیا آرام ہوتا ہے  
 جس عشق دل سے بھیہنے کے ہیں ہو گا  
 یہی پیغام و رو کا کس  
 کون سی رات آن ملیے گا  
 ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور باقی  
 یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر ہو گا  
 کل خوشی کا جو ہم میں جو کہ کہیں خوش ہے  
 وصف خاموشی کے کچھ کہیں میں سکھ نہیں  
 گرجان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے  
 دنیا وہ فاش ہے کسو سے نہیں بچی

# رباعیات متفرق

دین از جدائی از زنی بند و کار ازادی  
 و ازادی و توانی تو در حق من حاصل  
 و چنان در خستای تو خلی صفا

گرچه من یزیدین جانتا که مان تو ہے  
 یہ جیتے جلنے ہر قیامت سب گذرتی ہے  
 ہماری نرم من ہوتا ہوا دہی حکمر سلطان  
 دل سے لگا پھر سے دیکھا تو نہیں ہے  
 بزرگ عکس بجلا آئینہ سد سکندر ہے  
 اگر عقدے کلیدیں پیچ کے زنا رہو جاو  
 اگر دیکھو یہ قامت سرو گلشن بہت ہو جاو  
 سنگدل کیا تجھ کو کیسا بنی ہی تقدیر ہے  
 خون ہی بہتا ہوا زبان رات کٹی ہو  
 چھوٹے اس دکھ سے جو مر جائے  
 مانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے  
 یہ نرگس ہر سومر فروع القلم ہے  
 نگر غم اے دوائے عشق ایسا ہی ہوتا ہے  
 کہ ہمیں تو خدا سے آن بنی  
 کسے تو لوہے پر یعنی دانت رکھتا ہے

مرا تو سچی وہیں ہوتا ہوا جہان تو ہے  
 تیر تو پہنچ نیند کتی نہ وہ صورت بستی ہے  
 نہ یہ قصہ سکندر کا نہ مذکور سلجانی  
 از بسکہ جہان نقش فنا کا ہی گہین ہے  
 طلسم ہستی ہو ہوم و لیر سخت چنبر ہے  
 تعین کر مئے دل سے تو کفر اثار ہو جاو  
 تیری نکلین کھادے تو زلزلت ہو جاو  
 نالہ ہر سو بے اثر اور راہ بے تاثیر ہے  
 تجھ بن کہوں کیا سطح اوقات کٹی ہو  
 کیجیے کیا آہ کدھر جاوے  
 اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے  
 مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے  
 عبت دل کیسی اپنی پہ تو ہر وقت رونا ہو  
 بت پرستی ہر اب نہ بت شکنی  
 نہیں کہ سبب خندہ دندان ناہرم

دین از جدائی از زنی بند و کار ازادی  
 و ازادی و توانی تو در حق من حاصل  
 و چنان در خستای تو خلی صفا

دین از جدائی از زنی بند و کار ازادی  
 و ازادی و توانی تو در حق من حاصل  
 و چنان در خستای تو خلی صفا

دین از جدائی از زنی بند و کار ازادی  
 و ازادی و توانی تو در حق من حاصل  
 و چنان در خستای تو خلی صفا



[illegible][illegible]

آتش نظر حسن بین جلوه سبکیا  
چون آینه عروا  
کشتن بخت و جان فانی چنانچه کا  
ایر قمر در شمس باستانه کا  
کنش پیران خورشید کلام کر  
جی خبر از غم زمین و زمانم به شمعین  
اورم جی بود و فائده کیا جائے کا  
از ارم کرو









نوع عشق کے رنگ کی سب سے زیادہ روشن  
واصل ہے کہ کسی نے جو اجداد میں  
میں بیل و گل سے پونے پونے  
پیدا نہ ہوئے ہیں۔ یہ رنگ ہے  
رہنمائی کا اعتبار کیا ہے  
چشمِ حقیقت کے رنگ ہے  
خدا ہی جانتے ہیں

کوئی بل بھرتی  
وہاں تو ہے دل کے  
تو جان یہ خاں خاں  
ہے دیکھا ہی حاصل  
فقہ یہ جواب پر  
ہے سبھی کے نور عالم

اگر آوی خدا بھی میں تو کیا ہوں  
ہر چند کہ سایہ ہما ہوں  
میں ہی تو باد میں را ہوں  
کو تا ہی طبع نار سا ہوں  
اس باغ میں جا بجا پھر ہوں

وجود نہ ہو جے کچھ وہ کافر  
 اپنی تو نہ کھوئی تیرے بختی  
 بل تو نہ کر مجھے سمجھ ٹک  
 شکل ہے مجھے کین رسائی  
 لی نہ گل دف کی بوھی

آیندہ نہ لیجئے محبت  
دنیائے نیٹ ہی جاے عبرت

خو رشید اگر ہو قرص کا فوہ  
ہستا ہی رہا سدا یہ ناسور  
کرنا ہے مجھے ترا ہی مذ کوہ  
رکھنا ہے ہمارے دل کو مسور  
بے نوش بنیں ہے نیش زہر  
شیع مجلس ہے شعلہ طور  
کچھ تخت سے کم نہیں پر مور  
بند ہے سمجھ میں اپنی محبوبہ

پیرے دم سرد سے نہیں دور  
ہوں داغ میں زخم دل کے ہاتھوں  
پوچھے کوئی جسکی بات مجھ سے  
ہے غم یہ ترا کہ روز و شب یوں  
نہ ا میں ہے دیکھ کیا جلالت  
یاں کھو لیو سمجھ کے آنکھیں  
نہانہ ہو امین اُریلیان  
مائل نہیں اختیار کا میں

نوشی کے ملک کی کوئی چیز نہیں ہے  
 واصل ہے کوئی چیز کا اعتبار نہیں ہے  
 یہاں پر کوئی چیز کا اعتبار نہیں ہے  
 یہاں پر کوئی چیز کا اعتبار نہیں ہے

اگر آدمی خدا بھی مین تو کیا ہوں  
 ہر چہ کہ سایہ ہما ہوں  
 مین ہی تو بسا مین ہما ہوں  
 کوتاہی طبع نارسا ہوں  
 اس بارغ مین جا بجا پھر ہوں

پنی تو نہ کھوئی تیرہ بختی  
 بدل تو نہ کر مجھے سمجھ تک  
 شکل ہے مجھے کہیں رسائی  
 لی نہ گل دف کی بو بھی

آئندہ نہ بچے محبت  
 دنیا سے نیٹ ہی جاے عبرت

خورشید اگر ہو قرص کا فور  
 ہوتا ہی رہا سدا یہ ناسور  
 کرنا ہے مجھے ترا ہی مذکور  
 رکھنا ہے ہمارے دل کو مسور  
 بے نوش بنیں ہے بیش زبور  
 شمع مجلس ہے شعلہ طور  
 کچھ تخت سے کم نہیں پر سور  
 بندہ ہے سمجھ مین اپنی مجبور

میرے دم سرد سے نہیں دور  
 ہوں داغ مین زخم دل کے ہاتھوں  
 بوجھ کوئی جسکی بات مجھ سے  
 ہے غم یہ ترا کہ روز و شب ہوں  
 نہ امین ہے دیکھ کیا جلالت  
 یوں کھو بوجھ کے آنکھیں  
 نانا ہوا مین اڑ سلیمان  
 مائل نہیں اختیار کا مین

۵۳

دیکھو کہ کین چھاپ  
 دیکھو کہ کین چھاپ  
 دیکھو کہ کین چھاپ  
 دیکھو کہ کین چھاپ

اساترک لکھا ہے  
 اساترک لکھا ہے  
 اساترک لکھا ہے  
 اساترک لکھا ہے

پین ہم بھی صبا نہ بنی  
 رات کے ارادہ پہ چلتا  
 اسے بالکل کس کے  
 چھین بھی کہ جو کچھ  
 کیون زد و قبول ہیں  
 مجھ میں نہ تو یہ سب  
 اسے ورد و تہان کو  
 وہ یاد را

جون خم مجھے تو شگفتہ دل رکھ  
ستین سے اپنی منقسل رکھ

احوال مصنف منظور  
مذکورہ میر حسن علی مراد  
کامیاب

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

سر آمد اولیاء متاخرین سیرخل کملار دین اہلبیت حضرت بعلی و سید شہید اقصم  
ظہر و قناعت واجب الاطاعت ماہ کامل فلک شب نوزدہ داری پیرم عظم  
سای کوکاری سحر گردان و اناسی عجم فضل و کمال انبیا زکاء و عطا کشف  
تمثال رموز از شمع برسم سوزد گداز جبر و کشش شراب سحرقت بند خفا و طریقت  
صاحب مذاق درود محبت واقف لذات کرب الفت محک طکار رنگ درود  
نسیم آہ سرور عارف باللہ دل حق آگاہ فرگان چشم عرفان در کجہ ایمان  
چرخش گوشہ صبر و رضا و غلت گزین و تارک دنیا سرچیل اہل قب  
مجاہد نفس و صاحب کما شہد عبد خاص رب قدر جناب فصائل آب خواجہ  
میر المخلص در و خلف الرشید زبدہ کملار اکابر صفات باطن نیک ظاہر  
خواجہ محمد ناصر مخلص سلسلہ داشتہ قدیم دار الخلافہ شاہچہان آباد  
کہ سلسلہ انکے نسب پاک کافقراء میں سید بہاد الدین سلسلہ دار و  
میں نواب ظفر خان سے جو عبد حضرت جہانگیر شاہ غباری میں  
سر دارنامی کے ملتا ہے او اہل حال میں والدہ متغفور انکے منصبدار  
بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوئے سلیک میں قدم  
رکھا اول گلچین گلشن بنجار حضرت شیخ المشائخ شیخ سعد اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
۵۵  
دولت گاہ نشینہ استہ الفخر من جب  
وصول دولت فقر و طبیعت مال  
کمال استہ الدعا جہد سبب صفت  
دولت نامہ سلسلہ میں داخل ہو  
شریف اور فقیر کو پوچھا فقیر کو حاصل کیا  
ریاضت باطنی اور چوچہ کلمہ  
انوارات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن  
مخاطبات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن  
مخاطبات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن

دولت گاہ نشینہ استہ الفخر من جب  
وصول دولت فقر و طبیعت مال  
کمال استہ الدعا جہد سبب صفت  
دولت نامہ سلسلہ میں داخل ہو  
شریف اور فقیر کو پوچھا فقیر کو حاصل کیا  
ریاضت باطنی اور چوچہ کلمہ  
انوارات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن  
مخاطبات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن  
مخاطبات ویز کو صرف فرمایا حق کی بن

خاتم الطبع  
الحمید لکھ پور  
مضامین تصوف و ارفاق سے  
از تصنیفات شاعر شہسوار زبان  
واقعہ کا پورہ بیان  
میں لکھی گئی ہے  
جس کا پورا بیان  
منصوبہ کا پیش  
ہوا ہے



در سرخ کنایه است

دیوان زنده است که بگذشت عشق  
نور و نور است سید محمد خان تندر شاگرد علم

دیوان گوید از شیب و از سواد  
دیوان غافل حکام محرم بهار است

دیوان ازرق از بزم که خنجره غافل  
سید از بزم می ذوق

دیوان لطیف با کبر و دیوان غافل  
مع سحر نام که در کائنات مصطفی

دیوان لطیف و دیوان غافل  
الضیافت سرور می غولیات تمام

دیوان غافل از روشی همان می  
دیوان غافل از روشی همان می

دیوان غافل از روشی همان می  
دیوان غافل از روشی همان می

در سرخ کنایه است

دیوان زنده است که بگذشت عشق  
نور و نور است سید محمد خان تندر شاگرد علم

دیوان گوید از شیب و از سواد  
دیوان غافل حکام محرم بهار است

دیوان ازرق از بزم که خنجره غافل  
سید از بزم می ذوق

دیوان لطیف با کبر و دیوان غافل  
مع سحر نام که در کائنات مصطفی

دیوان لطیف و دیوان غافل  
الضیافت سرور می غولیات تمام

دیوان غافل از روشی همان می  
دیوان غافل از روشی همان می

دیوان غافل از روشی همان می  
دیوان غافل از روشی همان می

<p>ایسا کلیات اس جامعیت کے ساتھ کیا ہے جو اس مطبع میں چھپتی ہو کر منہ علی سعانی اشعار عربی کے دو جلد میں چھپا ہے۔</p> <p>کلیات مرزا بیدل اس کلیات میں چار کتابیں ہیں ۱۔ دیوان بیدل ۲۔ غاصر بیدل ۳۔ رفات بیدل ۴۔ نکات بیدل پنجمہ طبع شدہ غلامزاد خیال مرزا عبد القادر رحیل مخلص</p>	<p>چمن بنظیر اشعار فارسی اساتذہ فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین۔</p> <p>گلستانہ الامت حسین حمید حمید غزلیات اساتذہ کی ہیں۔</p> <p>گلستانہ خندان کلام موزون منشی منور علی مخلص خندان</p> <p>گلستانہ نعت اشعار اردو دو فارسی مولانا رحیل الدین احمد</p>
<p>کلیات سعدی شیراز حسین رسا کی ذیل ہیں۔ اریا پ کلیات ۱۔ کرب محشی ۲۔ گلستان ۳۔ بوستان ۴۔ مقامہ غریبہ و فارسیہ و مرثی و ترجیبات ۵۔ طبیات و بدائع و خواص و غزلیات ۶۔ تہذیب و قطعات و رباعیات و ترلیات و غزلیات از شجاع طبع حضرت مصلح الدین شیرازی۔</p> <p>کلیات جامی۔ از علامہ الرحمن حامی دیوان نظمیں فارسیانی از ابو نصر فارسیانی۔</p> <p>کلیات نظم غالب از میرزا اسد اللہ خان صاحب غالب دہلوی</p>	<p>کتاب کلیات و دواوین فارسی کلیات حشرین ریچہ نہ زاد روزگار ہے حسین چند رسا کی ہیں۔</p> <p>۱۔ سوانح عمری حضرت مصنف ۲۔ سوانح سلاطین ۳۔ قصائد فقیدہ ۴۔ المکرمات علیہم السلام ۵۔ دیوان مصنف ۶۔ مثنویات صغیر و کبیر و چمن سخن ۷۔ مثنویات خیرایات ۸۔ مثنویات نامہ ۹۔ تذکرۃ العاشقین مصنف شاعر عبدیم النظیر شیخ محمد علی حشرین۔</p> <p>کلیات خاقانی حسین قصائد عربی و فارسی و غزلیات و رباعیات کا پورا ذخیرہ ہو</p>